السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کو کافر کہنا (چاہے وہ عیسائی یا یہودی) کہاں تک درست ہے؟

کسی مسلمان کو کافر یا منافق کہنے والے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک عیسائی اور یہودی کو کافر کہنے کا تعلق ہے تو اس بارے میں خود قرآن نے ان کو صاف طور پر کافر کہا ہے۔ ظاہر ہے جنہوں نے ہمارے رسول ﷺ کی رسالت کا نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے بدترین دشمن بھی ہیں ان کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ قرآن پاک میں ہے

لَقَد كَفَرَ الَّذينَ قالوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ المَسيحُ ابنُ مَريَمَ ... سورة المائدة ١٧

''جنہوں نے مسیح بن مریم کو خدا کا درجہ دیدیا انہوں نے کفر کیا۔''

لَقَد كَفَرَ الَّذينَ قالوا إِنَّ اللَّهَ ثالِثُ ثَلـٰثَةٍ ... سورة المائدة ٧٣

''وہ لوگ بھی کافر ہیں جنہوں نے اللہ کو تین میں سے تیسرا کہا۔''

باقی کسی مسلمان کو کافر یا منافق کہنا ہرگز جائز نہیں۔ جب کوئی مسلمان اپنے کفر کا اعتراف کرے یا وہ شریعت کے کسی بنیادی عقیدے کا انکار کردے یا کسی حلال کو حرام اور حرام کو حلال کردے تو ایسی صورت میں اسے کافر کہا جاسکتا ہے لیکن صریح کفر کے بغیر محض کسی عملی کمزوری کی وجہ سے ہم کسی کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ ہم یہاں اس شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان نقل کرتے ہیں جو مسلمان کو کافر کہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر پکارتا ہے تو دونوں سے ایک اس کفر کا مستحق ہوگا۔ اگر اس نے کفر کیا تو ٹھیک ورنہ نہ بات کہنے والے پر صادق آئے گی۔''

یعنی اس کا اپنا ایمان ضائع ہوگا۔

'' دوسری حدیث حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے کسی کو کافر کہا یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ درحقیقت ایسا نہیں تو پھر اس کا وبال کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔

ان دونوں احادیث سے مسلمان کو کافر کہنے والے کی حیثیت متعین ہوجاتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص551

محدث فتویٰ